ہفتہ | یکم مارچ 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 46 | ہفتہ 21 شوال 1417ھ یکم امان 1376ھش یکم مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر وقت خدا سے مدد مانگتے رہنا چاہئے

ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جائے۔ ہر وقت اسی سے مدد مانگتے رہنا چاہئے۔ اس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ وہ ایک دم میں فنا کر سکتا ہے۔ طرح طرح کے دکھ اور مصیبتیں موجود ہیں۔ بے خوف اور نڈر ہونے کا مقام نہیں۔ اس دنیا میں بھی جہنم ہو سکتا ہے اور بڑے بڑے مصائب آسکتے ہیں خوب یاد رکھنا چاہئے کہ کوئی کسی کی مصیبت میں کام نہیں آسکتا۔ اور کوئی شریک ہمدردی نہیں کر سکتا۔ جب تک خدا خود دستگیری نہ کرے اور اپنے فضل سے آپ اس مصیبت کو دور نہ کرے اسی واسطے ہر ایک کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پوشیدہ علاقہ رکھے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ، تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایات پر چلو۔ خود اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ۔ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے

سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل

پس پہلے دل پیدا کرو۔ اگر دلوں پر اثر اندازی چاہتے ہو تو عملی طاقت پیدا کرو۔ کیونکہ عمل کے بغیر قولی طاقت اور لسانی قوت کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ زبان سے قیل و قال کرنے والے تو لاکھوں ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 42)

ترقی کیلئے فرائض کو سمجھ کر ادا کرنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

وہ مضمون جس کے متعلق میں بیان کرنا چاہتا ہوں اور جسے لوگوں کے ذہن میں اچھی طرح داخل کرنا چاہتا ہوں، کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ (صاحب ایمان) کو دین کے کام کس طرح کرنے چاہئیں۔ جب تک کوئی شخص اپنی ذمہ داری کو محسوس نہیں کرتا۔ جب تک کوئی انسان اپنے فرائض سے آگاہ نہیں ہوتا۔ جب تک کوئی انسان کسی چیز کی حقیقت سے واقف نہیں ہوتا۔ اس وقت تک اس کام میں نہ تو کامیابی ہو سکتی ہے نہ برکت ہوتی ہے۔ درحقیقت تمام کامیابیاں فرائض کی ادائیگیاں حقیقت پر آگاہی اور فرائض کے سمجھنے پر منحصر ہوتی ہیں۔ ایک نہایت فہیم اور ہوشیار انسان کو اگر ایسے کام پر لگا دیا جائے جس کی حقیقت، جس کی ماہیت، جس کے فرائض اور جس کی ذمہ داریوں سے وہ آگاہ نہ ہو تو کبھی اچھی طرح اسے نہ کر سکے گا۔ لیکن اگر ایک جاہل اور کم عقل انسان کو ایسے کام پر لگا دیا جائے جس کی حقیقت اور ذمہ داریوں سے وہ آگاہ ہو تو وہ اسے اچھی طرح کر سکے گا۔ دنیا میں بہت سے لوگ ہوشیار ہوتے ہیں وہ جب کسی بات کو سمجھ لیں تو عمدگی سے اسے حاصل کر لیتے ہیں۔ مگر دنیا کے کاموں میں عموماً نامراد رہتے ہیں اور بعض ایسے آدمی ہوتے ہیں جنہیں لوگ بیوقوف اور الو کہتے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ روز بروز ترقی کرتے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر گورنمنٹ کے ملازم ہوں تو ہر سال ان کے عہدہ اور تنخواہ میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ کہنے والے انہیں الو اور احمق کہتے رہتے ہیں۔ مگر بہ نسبت عقلمندوں کے وہ الو بڑھتے رہتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اگر کوئی شخص سچائی کے ساتھ غور کرے اور دونوں کی حالت کا موازنہ کرے تو واقعہ میں وہ عقلمند ہوتے ہیں اور دوسرے واقعہ میں الو ہی ہوتے ہیں۔ مگر ایسے موقع پر پھر یہ کہا جاتا ہے کہ اپنی اپنی قسمت حالانکہ خدا تعالیٰ کسی کو بد قسمت نہیں بناتا سارے بندے اس کے ہیں۔ پھر وہ کسی کو بد قسمت کیوں بناتا اور سارا (کلام الٰہی) اس بات سے بھرا پڑا ہے کہ ہر ایک کو خدا نے خوش قسمت بنایا ہے۔ آگے انسان خود اپنے آپ کو خوش قسمت ثابت کرتا ہے اور خود ہی اپنے آپ کو بد قسمت ٹھہراتا ہے۔ ورنہ ترقی کرنے والا انسان نہ اس قسمت کی وجہ سے ترقی کرتا ہے جو خدا کی طرف سے مقرر ہوتی ہے۔ اور نہ تنزل کرنے والا اس قسمت کی وجہ سے تنزل کرتا ہے بلکہ دونوں میں سے ایک کی کامیابی اور دوسرے کی ناکامی کا راز اپنی اپنی کوششوں میں ہوتا ہے جو شخص ترقی کرتا ہے وہ اس لئے کرتا ہے کہ اپنے فرائض کو سمجھتا ہے۔ اور جو شخص تنزل کے گڑھے میں گرتا ہے۔ وہ اس لئے گرتا ہے کہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو نہیں سمجھتا۔ اگر کوئی شخص عقل اور اعلیٰ حافظہ رکھتا ہے تو کس کام کا؟ اگر اسے صحیح طور پر استعمال نہیں کرتا۔ بعض شاعر لکھتے ہیں اور بہت خوب لکھتے ہیں کہ دنیا کے باغ میں بہت سے پھول ایسے کھلتے ہیں کہ اگر وہ اپنی خوبصورتی

باقی صفحہ 7 پر

جسمانی روٹی سے جسم کو قوّت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم نعمان احمد ملک صاحب ابن مکرم ملک منصور احمد صاحب سیٹلمنٹ کمشنر (ر) ٹاؤن شپ لاہور کا نکاح 5۔ جولائی 1996ء کو مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے دارالذکر میں پڑھا۔

13۔ فروری 1997ء بروز جمعرات پولیس آفیسر کلب لارنس روڈ میں رخصتی عمل میں آئی۔ جس میں شہر کے معززین جماعت احمدیہ کے سرکردہ افراد شامل تھے 14۔ جولائی 1997ء کو Johar Banquat Hall میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں ماڈل ٹاؤن کے صدر جماعت میجر جنرل (ر) ناصر احمد صاحب اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ مکرم نعمان احمد ملک صاحب محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کے پوتے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے مبارک فرمائے۔

نکاح

○ مکرم نوید سعود راجہ صاحب ابن مکرم فخرالدین ایم راجہ صاحب (ر) مختارکار فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ساکن احمدیہ منزل سکھر، حال کراچی کا نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ روبینہ عزیز احمد صاحبہ بنت مکرم عزیز احمد صاحب دارالرحمت ربوہ بعوض مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر۔ مکرم مولانا منیرالدین احمد صاحب نے مورخہ 97-2-15 کو بعد مغرب بیت الراجیکی میں پڑھا۔

مکرم نوید سعود راجہ حضرت صوفی محمد علی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پڑپوتے اور حضرت صوفی محمد رفیع صاحب رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی سندھ و سابق امیر جماعتہائے احمدیہ سکھر، خیرپور ضلع کے پوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ محترم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت لکھتے ہیں۔ میاں محمد نقی جو مولوی محمد تقی صاحب (وفات یافتہ) کے صاحبزادے ہیں۔ وہ جگر کے بعض عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ انہوں نے احباب جماعت سے درخواست کی ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

یکم- امان 1376 ھش یکم - مارچ 1997ء

ہر کام کیلئے غور و فکر کی ضرورت

دنیا میں ہر شخص چاہے وہ کوئی سا ہی کام کر رہا ہو کامیاب ہونا چاہتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ کامیابی کیلئے اسے کیا کچھ کرنا چاہئے۔ اور پھر تمام عناصر کو جمع کر کے وہ آگے بڑھتا ہے۔ اور اس یقین کے ساتھ آگے بڑھتا ہے کہ وہ کامیاب ہو جائے گا۔ لیکن بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ سوچتا ہے وہ درست نہیں ہوتا۔ جس طریق سے وہ کام کرتا ہے اس سے نتائج پیدا نہیں ہوتے اور کامیابی کا سہرا اس کے سر نہیں بندھتا۔ لیکن کام چھوٹا ہو یا بڑا اس میں کیا شک ہے کہ لوگ اس میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ دراصل ناکامی کا احساس ہی انسان کو مایوسی کی طرف لے جانے والا ہوتا ہے۔ یہ سوچتے ہی کہ شائد وہ ناکام ہو جائیں ان میں بددلی پیدا ہونے لگتی ہے۔

کامیاب ہونے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ انسان جو کچھ کرنا چاہتا ہے اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرے اور پھر عقل سے کام لے۔ عقل سے کام لینے کے متعلق یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ ہر شخص کی عقل اسے ایک ہی نتیجہ تک نہیں پہنچاتی۔ لیکن جو اپنی عقل سے کام لیتے ہوئے کامیاب ہو جاتا ہے اس کے متعلق یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ اس نے ٹھیک طور پر عقل سے کام لیا۔ اسی لئے تو کامیاب ہو گیا۔ اس نے سوچا بھی اور فیصلہ بھی کیا اور فیصلہ کرنے کے بعد اس نے تگ و دو بھی کی۔ ایسا کرنے کے لئے اس کی فطرت بھی اسے مجبور کرتی ہے اور خدا تعالیٰ نے بھی بار بار یہ تاکید کی ہے کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ غور و تدبر کرے اور غور و تدبر کرنے کے بعد جو بات اسے درست نظر آئے۔ اور جس طریق کو وہ صحیح سمجھے اس پر عمل کرے۔ البتہ غور و تدبر کرنے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اسے جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے اس کے متعلق علم حاصل ہو۔ کیونکہ غور و تدبر تو اس کے علم کے مطابق ہی کیا جائے گا۔ علم ہو اور نیت نیک ہو تو غور و تدبر بھی درست ہوتا ہے اور نتائج بھی پسندیدہ نکلتے ہیں۔

یہ بات بھی نہایت ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی طرف بھی نظر رکھے۔ اس بات کا ہمیشہ امکان رہتا ہے کہ اس کا علم درست نہ ہو۔ اس کا غور و فکر درست نہ ہو۔ اس کا طریق عمل درست نہ ہو۔ اور ان سب باتوں کی وجہ سے وہ کامیابی حاصل نہ کر سکے۔ لیکن اگر اس کی نظر خدا تعالیٰ کی طرف ہو اور وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوا اپنے علم کے پیش نظر غور و فکر کرے اور عقل سے کام لے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اسے کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ دنیا کے کاموں میں بھی یہی اصول جاری ہے اور دینی امور میں بھی یہی اصول کارگر ہے۔ گویا کہ سب سے پہلے تو انسان کو علم حاصل کرنا چاہئے۔ کم از کم جو وہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کے متعلق تو اسے علم ہو۔ علم حاصل کرنے کے بعد چونکہ اسے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھنا ہوتا ہے۔ اسے چاہئے کہ وہ غور و تدبر کرے۔ جو کام بغیر غور و تدبر کے کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ اکثر اوقات درست نہیں ہوتا۔ وہ تو بھٹکنے والی بات ہوتی ہے۔ اور انسان بھٹکتا ہوا اپنی منزل پر نہیں پہنچتا۔

پس غور و فکر کرے اور سوچے۔ عقل سے کام لے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرے تو یقیناً اسے مطلوبہ کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ دنیوی کاموں میں غور و تدبر کرنے کے لئے بھی نیت کا صاف ہونا ضروری ہے اور دینی کاموں میں غور و تدبر کرنے کے لئے بھی نیت کے صاف ہونے کی ہی ضرورت ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے اعمال کے لئے دو باتیں جو نہایت ضروری ہیں وہ حصول علم ہے اور نیک نیتی۔ حصول علم سے ہماری اس جگہ مراد یہ ہے کہ جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں اس کے متعلق ہمیں ضروری علم حاصل ہونا چاہئے۔ اور جب علم حاصل ہو جائے تو ہمیں نیک نیتی کے ساتھ اس کے طریق کار پر غور کرنا چاہئے تاکہ ہم آگے بڑھ سکیں اور ہمارے کام نتیجہ خیز ثابت ہو سکیں۔

اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو۔ سوچو تدبر اور فکر کے لئے کلام الٰہی میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔ کتاب مکنون اور کلام الٰہی میں فکر کرو اور پارسا طبع ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لوگے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی اس وقت سمجھ میں آجائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اس بات پر دلالت کرتی ہے تاکہ طرح طرح کے علوم و فنون جو دین کو مدد دیتے ہیں ظاہر ہوں"۔

گویا کہ اس ارشاد میں حضرت صاحب نے (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کامیابی کے لئے عقل سے کام لینے اور فکر و تدبر کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس کے ساتھ ہی پارسا طبع ہونے، جس کا دوسرا مطلب اپنی نیت کو صاف کرنا بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

میں نے مرنے کا ڈھنگ سیکھ لیا
موت کا مجھ کو انتظار نہیں
خامشی ہے مری دلیلِ عدم
بولنے کا اب اعتبار نہیں

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری عزیز احمد سابق ناظرمال

حضرت میرزا سلطان احمد صاحب

مورخہ 15 جنوری کے الفضل میں خاکسار کا ایک مختصر نوٹ بعنوان' ایک عظیم کتاب شائع ہوا۔ جس پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق انچارج امریکہ نے مجھے ایک تعریفی خط لکھا اور میری حوصلہ افزائی کی۔ اگر میں یہ کہوں کہ حوصلہ افزائی کی مجھے ضرورت نہ تھی تو یہ غلط ہوگا۔ لہٰذا ان کا شکریہ مجھ پرواجب ہے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ میں نے بعض واقعات بیان کر کے قومی امانت ادا کردی ہے۔ قومی امانت کی ادائیگی کے نکتہ نے مجھے اور کچھ لکھنے پر امادہ کردیا تاکہ اس طرح محترم جناب نسیم سیفی صاحب سے کیاہوا وعدہ بھی پورا ہو جائے۔

پٹواری محکمہ مال کاسب سے نچلا عہدہ ہوتا ہے اور ضلع میں محکمہ مال کے سب سے بڑا عہدیدار افسر مال ہوتا ہے۔ ایک افسر مال کے بارہ میں پٹواری کے بیان کردہ واقعات کو اس لحاظ سے زیادہ اہمیت حاصل ہونی چاہئے کہ جس طرح ایک نجی نوکر کے اپنے آقا کے متعلق واقعات ایسے کونوں کھدروں تک لے جاتے ہیں جہاں کسی اور کی رسائی ممکن نہ تھی۔ اسی طرح ماتحت اپنے افسر کی شخصیت ایک منفرد رنگ میں پیش کر دیتا ہے۔ نہ ان واقعات کی صداقت پر شبہ ہو سکتا ہے اور نہ ان کے پیدا کردہ تاثر کی حرف گیری کی جاسکتی ہے۔ خصوصاً جب اس میں ماتحت کی اپنی کوئی نفسانی غرض شامل نہ ہو۔

میرے والد چوہدری غلام محمد صاحب پٹواری سے ترقی کرکے انسپکٹر اشتمال اراضی کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ اس طرح حضرت میرزا سلطان احمد صاحب کی یہ بات پوری ہوگئی کہ یہ نوجوان محنتی اور ذہین ہے۔ ترقی کرے گا۔

والد صاحب کے حلقہ پٹوار میں گاؤں مندھ اور گوہیراں شامل تھے۔ جو نکودر سے جالندھر جانے والی سڑک کے کنارے پر واقع ہیں۔ قبل ازیں جب کوئی افسر مال کسی جگہ دورے پر جاتا تو اس کے ماتحت افسروں اور محکمہ مال کے دیگر عہدیداروں کے علاوہ ذیلدار اور نمبردار بھی اس کے لاؤ لشکر میں شامل ہو جاتے۔ گھوڑوں پر سوار یہ غول جہاں سے گزرتا زمینداروں کی فصلیں اجاڑتا جاتا اور جس جگہ پڑاؤ کرتا مقامی زمینداروں کی صفت مہمان نوازی کو آزمائش میں ڈال دیتا۔ لیکن جب میرزا سلطان احمد صاحب جالندھر میں افسر مال مقرر ہوئے توانہوں نے یہ طریق یکسر بدل دیا۔ وہ کوشش کرتے کہ دورے پر تنہا جائیں۔ لیکن اگر کسی ماتحت افسر کا ساتھ جانا ضروری ہوتا تو اس کے علاوہ کسی اور کو ساتھ نہ لے کر جاتے۔

والد صاحب کو اطلاع ملی کہ افسر صاحب مال جمعہ کے روز ان کے حلقہ کا معائنہ فرمائیں گے۔ والد صاحب جمعہ کی صبح کو سورج نکلنے کے بعد نمبرداروں اور بعض چیدہ چیدہ زمینداروں کو لیکر سڑک پر چلے گئے تا افسر مال صاحب کا استقبال کیا جاسکے۔ ان کی آمد میں تاخیر ہو گئی۔ حتیٰ کہ لوگوں نے کہا ہم نے نہانا۔ دھونا اور جمعہ کی نماز کے لئے تیاری کرنی ہے۔ اس لئے ہمیں مزید انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ سب لوگ گاؤں میں واپس آگئے۔ تھوڑی دیر بعد جب والد صاحب وضو کر رہے تھے پٹوار خانہ میں ایک لڑکا آیا اور کہا ایک ڈبے گھوڑے پر سوار شخص آپکو باہر بلا رہا ہے۔ والد صاحب سمجھ گئے کہ افسر مال ہیں کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ میرزا سلطان احمد صاحب کا کیت رنگ کا گھوڑا ہے۔ افسر مال نے پٹواری کو کہا آپ کچھ دیر اور انتظار کرلیتے۔ پٹواری کے اس جواب پر لوگوں کو جمعہ کی تیاری کے لئے وقت چاہئے تھا نہ صرف مطمئن ہو گئے بلکہ خوش ہو کر کہا آپ نے اچھا کیا۔ پھر کہا میں بھی وضو کرکے آپ کے ساتھ مسجد جاؤں گا۔ مولوی صاحب نے نماز سے قبل خطبہ صرف عربی میں دیا۔ نماز سے فارغ ہو کر میرزا صاحب نے مولوی صاحب کو ایک یا دو روپیہ دیئے۔ جو قوت خرید کے لحاظ سے آج کے دو تین سو روپوں سے کم نہ ہوں گے۔ اور کہا آپ بے شک عربی میں خطبہ دیں مگر پنجابی میں بھی وعظ و نصیحت کریں۔ لوگوں کو سمجھائیں کہ اپنے بچوں کی شادیوں پر اسراف سے کام نہ لیں۔ مہاجن کے پاس زمین گروی رکھنے سے بچیں اور کھیتی باڑی محنت سے کیا کریں۔ پڑتال کے دوران جب انہیں کسی زمیندار کی فصل اچھی نظر آتی تو وہ اس کی محنت کی تعریف کرتے اور اگر کسی کی فصل خراب ہوتی تو وہ متعلقہ زمیندار سے نہایت لطیف انداز میں دریافت کرتے کہ کیا پانی یا کھاد کی کمی اس کا باعث ہے یا اچھی طرح نلائی نہیں کی گئی۔ زمینداروں کو تلقین کرتے کہ کواپریٹو سوسائیٹیز کے باوا آدم مسٹر ڈارلنگ MR DARLING میرزا صاحب کے دوست تھے۔ انجمن امداد ہائے باہمی کا پرچار وہ محض دوستی کا حق ادا کرنے کی خاطر نہیں کرتے تھے بلکہ دراصل انہیں زمینداروں کی بہبود مقصود تھی۔

رخصت ہوتے وقت افسر مال نے نوجوان پٹواری کی تعریف کی اور کہا آپکو جالندھر کام تو پڑتے ہی رہتے ہوں گے۔ جالندھر میرے پاس ٹھہرا کریں۔ اس طرح سے حضرت میرزا سلطان احمد صاحب کے ساتھ میرے والد صاحب کے تعلقات استوار ہو گئے۔ جو جلد ہی گہرے تعلق میں ڈھل گئے۔ ایک دن شام کے وقت میرزا صاحب اپنے مکان کی چھت پر ٹہل رہے تھے۔ والد صاحب بھی ہمراہ تھے۔ مختلف امور پر باتیں ہو رہی تھیں (جب بھی والد صاحب یہ بات سناتے میں کہتا چہل قدمی کرنا ان کی خاندانی عادت ہے) والد صاحب نے عرض کیا یہ مکان تنگ ہے۔ آپ بڑا مکان کیوں نہیں لے لیتے میرزا صاحب نے فرمایا قبر اس سے بھی تنگ ہوگی۔ قارئین! بعث بعد الموت پر حضرت میرزا سلطان احمد صاحب کا یقین ملاحظہ فرمائیں۔

فرمایا میں تو حقہ نہیں پیتا۔ مہمانوں کے لئے حقہ اور تمباکو رکھنا پڑتا ہے۔ آپکے حلقہ میں اچھا تمباکو پیدا ہوتا ہے۔ کچھ تمباکو بھجوا دیں۔ والد صاحب نے ارشاد کی تعمیل کردی۔ اگلی ملاقات پر فرمایا میں نے آپکو تمباکو کے کتنے پیسے ادا کرنے ہیں۔ والد صاحب نے نہایت ادب سے عرض کیا آپ نے تمباکو کے حساب میں کچھ نہیں ادا کرنا۔ جواب دیا میں لازماً رقم ادا کروں گا۔ آپ مجھ سے رقم لیکر خواہ کسی یتیم خانہ کو دے دیں۔

والد صاحب کو کہا گھر کے کام کاج کے لئے مجھے کوئی نوکر بھجوا دیں۔ آپ لوگ محنتی اور ذہین قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ امید ہے اچھا نوکر منتخب کریں گے۔ والد صاحب نے رحمت علی نام کے ایک نوجوان کو بھجوا دیا۔ حضرت میرزا سلطان احمد صاحب کی وفات کے بعد وہ حضرت میرزا عزیز احمد صاحب کی خدمت پوری دیانتداری اور وفاداری سے کرتا رہا۔ اس نے موٹر ڈرائیوری بھی سیکھ لی۔ اور مرتے دم تک حضرت میاں صاحب کی شفقت کا مورد رہا اور ان کی ملازمت میں ہی وفات پائی۔

جالندھر میرزا صاحب کی بیٹھک میں والد صاحب ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں تین اشخاص نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ اجازت ملنے پر وہ اندر آگئے۔ تینوں ہندو تھے ایک نوجوان تھا۔ دو ادھیڑ عمر کے آدمی۔ ایک نوجوان کا باپ اور دوسرا چچا تھا تینوں پٹواری تھے۔ نوجوان کو میرزا صاحب نے اس بناء پر ڈسمس کر دیا تھا کہ موصولہ رپورٹوں کے مطابق وہ شراب پیتا تھا۔ بدقماش لوگوں کا ٹولہ اس کے گرد جمع رہتا اور گاؤں والوں کی عزت و آبرو کا لحاظ نہ کرتا۔ نوجوان پٹواری نے فنانشل کمشنر کے پاس اپیل کردی اور اپیل میں وہ بحال ہو گیا۔ اس کے باپ نے میرزا صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کیا کہ اگرچہ میرا بیٹا بحال ہوگیا ہے۔ یہ چارج نہیں لے گا تاوقتیکہ آپ اسے معاف نہ کردیں۔ آپ معاف نہیں کریں گے تو ہم اسے دکان ڈال دیں گے۔ میرزا صاحب نے کہا میں اس کا دشمن نہیں تھا۔ نہ ہوں۔ اس کی بدکرداری پر گرفت کی تھی۔ اگر یہ اپنی اصلاح نہیں کرے گا تو میں پھر سختی کروں گا۔ نوجوان پٹواری نے اپنی ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی یقین دہانی کرائی۔ میرزا صاحب نے کہا جائیں اور چارج لے لیں اور محنت اور دیانتداری سے کام کریں۔ تینوں افراد شکریہ ادا کرکے چلے گئے۔ میرزا صاحب نے والد صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہ میں تو اسے چارج لینے سے نہیں روک سکتا تھا۔ مگر ہندو قوم بہت سیانی ہوتی ہے۔ انہوں نے سوچا آخر افسر مال کے ماتحت کام کرنا ہے اس سے بنا کر رکھنا ہی بہتر ہے۔ اس کی جگہ اگر کوئی مسلمان ہوتا تو وہ دندناتا پھرتا اور کہتا افسر مال نے میرا کیا بگاڑ لیا ہے۔ میں بحال ہوگیاہوں وغیرہ۔

عدالتی کاروائی کے دوران ایک دفعہ ان کے ریڈر نے ایسے الفاظ کہہ دیئے جو پاس ادب کے منافی سمجھے جا سکتے تھے۔ میرزا صاحب جوش غضب میں نہ آئے اور حفظ مراتب نہ کرنے پر گرفت بھی ضروری خیال کی اور اسے کہا گیا تم بھول گئے ہو تم کون ہو اور میں کون ہوں۔ اسے اپنی غلطی کا فوراً احساس ہوگیا۔ دل سے معافی مانگی اور پھر کبھی شکایت کا موقع نہ دیا۔

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب نے والد صاحب کی وفات پر مجھے اپنے تعزیتی خط میں لکھا آپ کے والد کے ہمارے بڑے بھائی میرزا سلطان احمد صاحب کے ساتھ تعلقات تھے اور ایک مماثلت بھی۔ جس طرح ہمارے بھائی کے بیٹے میرزا عزیز احمد اپنے والد سے پہلے بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئے تھے اسی طرح آپ نے بھی اپنے ہمنام کی طرح اپنے والد سے پہلے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی تھی۔

○○○

ایک اچھی بات

خدا تعالیٰ کے ہاں عجز کا مقام پانے کے لئے منصب ضروری نہیں۔ تقویٰ ضروری ہے۔ اگر منصب تقویٰ سے خالی ہو تو اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ منصب عجز سے خالی ہو جائے گا۔

واقفین نو کی تربیت میں دیانت پر بہت زور ہونا چاہئے

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

○ دیانت پر جیسا کہ میں نے کہا تھا بہت زور ہونا چاہئے۔ اموال میں خیانت کی جو کمزوری ہے۔ یہ بہت ہی بھیانک ہو جاتی ہے اگر واقفین زندگی میں پائی جائے اس کے بعض دفعہ نہایت ہی خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔ وہ جماعت جو خالصتاً طوعی چندوں پر چل رہی ہے اس میں دیانت کو اتنی غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ گویا دیانت کا ہماری شاہ رگ کی حفاظت سے تعلق ہے۔ سارا مالی نظام جو جماعت احمدیہ کا جاری ہے وہ اعتماد اور دیانت کی وجہ سے جاری ہے۔ اگر خدانخواستہ جماعت میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ واقفین زندگی اور سلسلہ کے شعبہ اموال میں کام کرنے والا خود بددیانت ہیں تو ان کو چندے دینے کی جو توفیق نصیب ہوتی ہے اس توفیق کا گلا گھونٹا جائے گا۔ لوگ چاہیں گے بھی تو پھر بھی ان کو واقعتہ چندہ دینے کی توفیق نہیں ملے گی۔ اس لئے واقفین کو خصوصیت کے ساتھ مالی لحاظ سے بہت ہی درست ہونا چاہئے۔

(وکالت وقف نو)

کسی کو اچھا دیکھ کر انہیں (یعنی واقفین نو) کو تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ تکلیف ضرور محسوس کریں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ فروری 1997ء

عبد القدیر قمر

دعوتِ الی اللہ کیلئے صحابہؓ کرام کا کردار

مسلمانوں کے لشکر (یہ لشکر کشی اسلامی سرحدوں کو محفوظ کرنے اور بغاوتوں کی سرکوبی کے لئے ہوتی تھی) جب جہاد بالسیف کے لئے جاتے تو بھی ہر طرح کوشش کرتے کہ لڑائی کی نوبت نہ ہی آئے۔ بلکہ لوگ اسلام کا ابدی پیغام قبول کرکے ہمیشہ کی زندگی پالیں۔ اس لئے وہ دست پنجہ ہونے سے قبل انہیں دعوت اسلام دینا اپنا فرض سمجھتے تھے۔

جنگ یرموک کی بات ہے کہ جبکہ مسلمان اور کفار کے لشکر باہم برسرپیکار تھے۔ ایک دن کفار کے لشکر کا ایک نامی سپہ سالار حضرت خالدؓ بن ولید کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اے خالد! میں جو کچھ پوچھتا ہوں مجھے سچ سچ بتایئے اور جھوٹ نہ بولئے کہ آزاد آدمی جھوٹ نہیں بولتا۔ اور مجھے دھوکہ بھی نہ دیجئے کہ شریف آدمی دھوکہ دہی اور فریب کاری کی بات نہیں کرتا۔

کیا اللہ پاک نے تمہارے نبیؐ پر آسمان سے کوئی ایسی تلوار اتاری ہے جو انہوں نے تمہیں دی ہے کہ جہاں کہیں تم حملہ کرتے ہو فتح یاب ہو۔

حضرت خالدؓ نے فرمایا۔ نہیں۔

جرجہ (سپہ سالار) نے پوچھا۔ پھر تمہارا نام سیف اللہ کیوں ہے؟

خالدؓ۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اپنا نبی بھیجا۔ انہوں نے ہمیں اسلام کی دعوت دی۔ ہم میں سے بعض نے مان لیا۔ بعض نے انکار کردیا۔ میں بھی انکار کرنے والوں میں سے تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کردیا۔ اور میں بھی مسلمان ہوگیا۔ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ تو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مشرکین پر سونتا ہے۔ اور مجھے مدد اور کامیابی کی دعا دی۔ اسی وقت سے میرا نام سیف اللہ پڑ گیا۔

جرجہ۔ خالدؓ تم کس چیز کی دعوت دیتے ہو؟

خالدؓ۔ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

جرجہ۔ وہ شخص جو آج تمہارے دین میں داخل ہوتا ہے اس کی قدرو منزلت کیسی ہے؟

خالدؓ۔ ہم سب کا مرتبہ ایک ہے۔ ان تمام معاملات میں جو اللہ پاک نے ہم لوگوں پر فرض کئے ہیں۔۔ ہمارے شرفاء اور ہمارے عوام' ہمارے پہلے اور ہمارے پچھلے سب برابر ہیں۔

جرجہ۔ یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ ہم برابر کیسے ہوسکتے ہیں۔ جبکہ تم لوگ پہلے اسلام لاچکے ہو؟

خالدؓ۔ ہم نے یہ دین بڑی مشکلوں سے اختیار کیا۔ ہم اس وقت مسلمان ہوئے جبکہ نبی کریمؐ بحالت حیات ہمارے درمیان موجود تھے۔ آپؐ پر آسمان سے خبریں آتی تھیں۔ آپؐ ہمیں کتاب اللہ کی خبریں بتاتے اور معجزات دکھاتے تھے۔ اور جو کچھ ہم کو معجزات دکھاتے تھے اور جو کچھ ہم نے دیکھا اور جو ہم نے سنا۔ ہر اس آدمی پر جس نے یہ باتیں دیکھیں اور سنیں حق ہے کہ اسلام لائے۔ اور تم لوگ ایک ایسے زمانے میں ہو کہ تم نے وہ باتیں نہ دیکھیں نہ سنیں۔ اس کے باوجود جو آدمی تم میں سے سچی نیت کے ساتھ اسلام میں داخل ہوتا ہے بے شک ہم سے افضل ہے۔

جرجہ۔ خدا کی قسم۔ تم نے ہم سے سچی بات کہی اور دھوکہ نہیں دیا۔ مجھے اسلام کی تعلیم دیجئے۔ اس پر حضرت خالدؓ انہیں اپنے خیمہ میں لے آئے۔ نہلایا۔ کلمہ پڑھایا۔ اور دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر جنگ میں شامل ہوئے اور زخمی ہوکر داعی اجل کو لبیک کہا۔

(الہدایتہ جلد 7۔ ص12-13)

صحابہؓ کو اس بات کی کتنی تڑپ تھی کہ ان کے ذریعہ سے کوئی شخص ہدایت پاجائے۔ مگر اس کے بالمقابل ان کو جس قسم کے سلوک سے واسطہ پڑتا تھا اس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی والدہ مشرکہ تھیں۔ حضرت ابوہریرہؓ انہیں تبلیغ کرتے۔ مگر ان پر کچھ اثر نہ ہوتا۔ ایک دن جب آپ پورے جوش اور ولولے کے ساتھ انہیں حق و صداقت کی دعوت دے رہے تھے۔ تو بجائے غور کرنے کے انہوں نے آنحضور ﷺ کی شان اقدس میں بے ادبی و گستاخی کا طریق اپنا لیا۔ والدہ کا یہ سلوک دیکھ کر حضرت ابوہریرہؓ کو بہت غم پہنچا اور آپ کا دل درد والم سے بھر گیا۔ روتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے دربار میں پہنچے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ۔ میں اپنی والدہ کو دعوت اسلام دیتا رہتا تھا۔ وہ انکار کرتی رہتی تھی۔ مگر آج تو انتہا ہوگئی۔ میں نے جب انہیں دعوت اسلام دی تو انہوں نے آپؐ کے بارہ میں بہت نازیبا الفاظ کہے۔ اس لئے آپؐ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔ آپؐ نے فوراً دعا کی کہ

اے اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ دعا کے بعد خوش خوش اپنے گھر کو چلا۔ میری والدہ نے میرے پاؤں کی آہٹ سن کر کہا۔ ابوہریرہ۔ ٹھہرو۔ میں ٹھہر گیا۔ اور اندر سے نہانے کے پانی گرنے کی آواز سنی اور تھوڑی دیر کے بعد میری والدہ باہر آئیں اور فرمانے لگیں۔

اے ابوہریرۃ۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ سوائے اللہ کے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(الاصابتہ جلد 4 ص241)

صحابہ کرامؓ تبلیغ کا کوئی موقعہ بھی تو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ وہ ہر مقام۔ ہر جگہ۔ ہر فرد اور ہر قوم کو تبلیغ کرتے تھے۔ عوام ہوں یا خواص۔ غریب ہو یا امیر۔ ہر ایک کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے تھے۔ اور اس سلسلہ میں وہ کسی خوف یا ڈر کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ بلکہ انجام اپنے پروردگار کے سپرد کرتے تھے۔ جب مسلمان پہلی ہجرت میں حبشہ گئے اور ان کو امن و امان حاصل ہوا تو کفار کو یہ بات بہت ناگوار گزری۔ ان کے لئے یہ برداشت کرنا بہت مشکل ہوگیا کہ مسلمان چین سے رہیں اور راحت و آرام سے زندگی گزاریں اور تبلیغ اسلام کریں۔ اس لئے انہوں نے فوراً عبداللہ بن ربیع اور عمرو بن عاص کو جو قوم میں اپنی معاملہ فہمی۔ ہوشیاری اور جوڑ توڑ کے لحاظ سے ایک ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ نجاشی کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ وہ صحابہؓ کی جماعت کو واپس مکہ بھیج دے۔ تاکہ یہ پھر ایک بار ان پر تبلیغ اسلام کے جرم میں ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ سکیں۔ یہ لوگ جاکر نجاشی کے درباریوں سے ملے اور انہیں گراں قدر اشیاء ہدیتاً پیش کیں۔ اور کہا۔

"ہماری قوم کے چند بیوقوف اور جاہل و نادان لوگ اپنا آبائی مذہب چھوڑ کر یہاں آگئے ہیں اور یہاں آکر انہوں نے تمہارا مذہب بھی اختیار نہیں کیا۔ بلکہ یہ ان کا خود ساختہ دین ہے۔ اس لئے انہیں ہمارے حوالہ کرنے میں بادشاہ کے حضور ہماری تائید و حمایت کریں۔"

دوسرے دن بادشاہ کے حضور پیش ہوئے۔ عمرو بن عاص نے اپنا پورا زور بیان مسلمانوں کے خلاف صرف کیا۔ درباریوں نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔ مگر اس انصاف پرور بادشاہ نے مسلمانوں کا موقف بھی سننا پسند کیا۔ اس پر حضرت جعفر بن طیارؓ (جو حضرت علیؓ کے بھائی تھے) نے نہایت زبردست اور مدلل تبلیغی تقریر کی۔ اور دین اسلام کی حقانیت اور خوبی کو بغیر لومتہ لائم بڑی دلیری سے ثابت کیا۔ اور نہایت تفصیل و تشریح اور بہت عمدگی کے ساتھ اور جامعیت کے ساتھ اسلامی اعتقادات اور اعمال کے متعلق بیان کیا۔ اور آخر پر نجاشی کی فرمائش پر سورۃ مریم کی ابتدائی آیات بھی تلاوت فرمائیں۔ جسے سن کر نجاشی پر رقت طاری ہوگئی اور روتے روتے داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ اور بے ساختہ کہا۔

"یہ تو ویسا ہی کلام ہے جیسے عیسیٰؑ بن مریم پر نازل ہوا تھا۔"

اس پر عمرو بن عاص نے ایک اور چال چلی۔ اور بادشاہ کو مسلمانوں اور اسلام سے برگشتہ کرنے کے لئے یہ الزام لگایا کہ مسلمان حضرت عیسیٰؑ کی عزت نہیں کرتے۔ بلکہ سخت اعتقاد رکھتے ہیں۔ بادشاہ نے دوبارہ مسلمانوں کو بلایا۔ صحابہؓ ان حالات سے کہاں گھبراتے تھے۔ وہ سچائی کی قوت اور صداقت کی معجز بیانیاں دیکھ چکے تھے۔ اسی لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم اپنے ایمان کو نہ چھپائیں گے۔ سچ کا اظہار کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد و نصرت کے طالب ہوں گے۔ حضرت جعفر بن طیارؓ نے جوابی خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"بادشاہ سلامت! حضور کے سامنے نہ ہم کوئی جھوٹ بولیں گے نہ کسی بات کو چھپائیں گے۔ ہمیں جھوٹ بولنے اور منافقت کرنے سے روکا گیا ہے۔ ہم حضرت عیسیٰؑ کے متعلق وہی کہیں گے جس کی تعلیم ہمیں ہمارے رسولؐ نے دی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے نہایت مخلص بندے اور اس کے مقرب رسولؑ تھے۔ ان کا ظہور اس دنیا میں خدا کے اس کلمہ کے باعث عمل میں آیا جو اس نے مریم پر ڈالا۔"

شاہ وقت پر اس عظیم داعی الی اللہ کی یہ سچی آواز ایسا جادوئی اثر کرگئی کہ وہ اسلام کی حقانیت کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور سر دربار کہنے لگا۔ خدا کی قسم جو کچھ تم نے حضرت عیسیٰؑ بن مریم کی نسبت بیان کیا ہے۔ یہ اس تنکے کے برابر بھی اس سے زیادہ نہیں۔

(ابن ہشام ص110-113 تاریخ ابن اثیر جلد 6 ص132-135)

اب صحابہؓ کو پہلے سے بھی بڑھ کر امن و امان نصیب ہوگیا اور انہوں نے وہاں دعوت حق تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کا کام زور و شور سے شروع کردیا۔ صحابہؓ کی ان تبلیغی مساعیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہاں سے متعدد افراد بلکہ بعض پادریوں تک اسلام کی آغوش میں آکر راحت پانے لگے۔ اور آہستہ آہستہ چالیس کے قریب عیسائی مسلمان ہوگئے۔

(اصابہ جلد ص 17)

تبلیغ کے میدان میں کامیابیوں میں دخل اس سحر انگیز انداز تبلیغ کا بھی تھا جو قلوب انسانی پر اثر انداز ہوئے بنا رہتا ہی نہ تھا۔ جس کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی ہوتا ہے۔

مدینہ منورہ میں آفتاب اسلام کی ضیاء حضرت مصعبؓ بن عمیر کے ذریعہ جلوہ گر ہوئی۔ بیعت عقبہ اولیٰ جس میں 12۔ افراد مدینہ نے اپنے قلوب کو نور ایمان سے منور کیا تھا۔ ان کی تعلیم و تربیت اور مزید تبلیغ اسلام کے لئے انہی کی درخواست پر آنحضرت ﷺ نے آپ کو ان کے ساتھ بھجوایا۔ آپ نے مدینہ پہنچتے ہی حضرت اسعد بن زارہ کے گھر کو تبلیغی مرکز بناکر پوری تندہی اور جانفشانی کے ساتھ اسلام کی شمعیں روشن کردیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مدینہ کے گھر گھر میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔ اور اور اوس و خزرج کے لوگ بڑی سرعت کے ساتھ مسلمان ہونے لگے۔ بعض دفعہ تو پورا پورا قبیلہ ایک ہی دن میں مسلمان ہوگیا۔

جب مدینہ میں اسلام لوگوں کے دلوں میں گھر کرنے لگا۔ اوس قبیلہ کے سردار سعد بن معاذ کو بہت برا معلوم ہوا۔ انہوں نے اپنے ایک رشتہ دار اسید بن الحضیر سے کہا کہ تم جاکر مصعب اور اسعد بن زارہ (جو حضرت سعد بن معاذ کے قریبی رشتہ دار تھے) کو اس بے دینی پھیلانے سے منع کرو چنانچہ وہ گئے اور بڑے غصہ کے لہجہ میں کہنے لگے۔

"تم کیوں ہمارے آدمیوں کو بے دین کرتے پھرتے ہو۔ اس سے باز آجاؤ ورنہ اچھا نہ ہوگا۔" پیشتر اس کے کہ حضرت مصعبؓ کچھ جواب دیتے حضرت اسعد بن زارہ نے آہستگی سے حضرت مصعبؓ سے کہا۔ یہ اپنے قبیلے کے ایک بااثر رئیس ہیں۔ ان سے بہت نرمی اور محبت سے بات کرنا۔ چنانچہ حضرت مصعبؓ نے بڑے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادب اور محبت کے رنگ میں اسید سے کہا کہ۔ آپ نارض نہ ہوں بلکہ مہربانی فرما کر تھوڑی دیر تشریف رکھیں۔ اور ٹھنڈے دل سے ہماری بات سن لیں۔ اور اس کے بعد کوئی رائے قائم کریں۔ اسید اس بات کو معقول سمجھ کر بیٹھ گئے۔ اور حضرت معصبؓ نے انہیں قرآن کریم سنایا۔ اور بڑی محبت کے پیرایہ میں اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا۔ اسید پر اتنا اثر ہوا کہ وہیں مسلمان ہو گئے۔ پھر انہوں نے واپس جا کر سعدؓ بن معاذ کو بھی کسی بہانہ سے ان کے پاس بھیج دیا۔ سعد آئے اور بڑے غضبناک ہو کر اسعد بن زرارہ سے کہنے لگے کہ

"دیکھو اسعد تم اپنی قرابت داری کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو اور یہ ٹھیک نہیں ہے۔" اس پر معصبؓ نے اسی طرح نرمی اور محبت کے ساتھ ان کو ٹھنڈا کیا۔ اور کہا کہ آپ ذرا تھوڑی دیر تشریف رکھ کر میری بات سن لیں۔ پھر اگر اس میں کوئی چیز قابل اعتراض ہو تو بے شک رد کر دیں۔ سعد نے کہا۔ ہاں یہ مطالبہ تو معقول ہے۔ اور اپنا نیزہ ٹیک کر بیٹھ گئے۔ اور معصبؓ نے اسی طرح پہلے قرآن شریف کی تلاوت کی اور پھر اپنے دلکش رنگ میں اسلامی اصول کی تشریح کی۔ ابھی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ یہ بت بھی رام تھا۔ چنانچہ سعد نے مسنون طریق پر غسل کر کے کلمہ شہادت پڑھ دیا۔ اور پھر اس کے بعد سعد بن معاذؓ اور اسید بن الحضیرؓ دونوں مل کر اپنے قبیلہ والوں کی طرف گئے اور سعد نے ان سے مخصوص عربی انداز میں پوچھا کہ اے بنی عبد الاشہل تم مجھے کیسا جانتے ہو؟ سب نے یک زبان ہو کر کہا۔ "آپ ہمارے سردار اور سردار ابن سردار ہیں۔ اور آپ کی بات پر ہمیں کامل اعتماد ہے۔" سعدؓ نے کہا۔ تو پھر میرے ساتھ تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ جب تک تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان نہ لاؤ۔ اس کے بعد سعدؓ نے انہیں اسلام کے اصول سمجھائے اور ابھی اس دن پر شام نہیں آئی تھی کہ تمام قبیلہ مسلمان ہو گیا۔"

(سیرۃ خاتم النبین ص 224 تا 226) ابن ہشام)

حضرت سعد بن معاذؓ اور حضرت معصب بن عمیرؓ دونوں حضرت اسعد بن زارہؓ کے گھر ٹھہر گئے۔ اور لوگوں کو جادہ مستقیم کی طرف بلاتے رہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مدینہ میں کوئی گھر ایسا نہ رہا۔ جس میں سے کوئی نہ کوئی مسلمان نہ ہو گیا۔

(الھدایتہ جلد 3 ص 152)

صحابہ کرامؓ اس بات سے دل برداشتہ نہ ہوتے کہ ان کی بات کسی پر اثر نہیں کر رہی۔ بلکہ وہ مسلسل کوشش کرتے اور ایک کے بعد دوسرے کو بھیجتا جاتا۔ یہاں تک کہ کامیابی ان کے قدم چومنے لگتی۔

حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف بغرض تبلیغ اسلام حضرت خالد بن ولیدؓ کو بھیجا۔ میں بھی ان کے ساتھیوں میں سے تھا۔ ہم چھ ماہ اہل یمن کو دعوت اسلام دیتے رہے۔ مگر کسی ایک نے بھی اسلام قبول نہ کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو بھیجا حضرت علیؓ نے ہمیں نماز پڑھائی اور حضور ﷺ کا نامہ گرامی پڑھ کر سنایا۔

حضرت علیؓ کے انداز تبلیغ اور حضور ﷺ کے نامہ گرامی کی برکت سے سارے کا سارا قبیلہ ہمدان مسلمان ہو گیا۔ جب حضرت علیؓ نے اس کی اطلاع آنحضور ﷺ کی خدمت اقدس میں بھجوائی تو آپؐ فوراً سجدہ میں گر گئے۔ اور دعا کی۔ اے اللہ قبیلہ ہمدان پر سلامتی نازل فرما۔ اے اللہ قبیلہ ہمدان پر سلامتی نازل فرما۔

(الھدایتہ جلد 5 ص 105)

حضرت عروۃ بن مسعود ثقفیؓ قبیلہ بنی ثقیف کے سردار تھے اور بہت دلعزیز تھے۔ جب رسول اللہؐ غزوہ طائف سے فارغ ہو کر مدینہ کو پلٹے تو انہوں نے راستہ میں جا کر اسلام قبول کر لیا۔ اور وہاں سے آ کر اپنے قبیلہ کو دعوت اسلام دی۔ ان کو اگرچہ اس مقصد میں کامیابی نہیں ہوئی بلکہ تبلیغ اسلام اور خدائے واحد کے نام کو بلند کرنے کے جرم میں ان کے قبیلہ نے انہیں شہید کر دیا۔ تاہم انہوں نے اپنا فرض منصبی ادا کر دیا تھا۔

دعوت و تبلیغ میں صرف صحابہؓ ہی عمل پیرا نہ تھے بلکہ صحابیاتؓ بھی اس جہاد یعنی تبلیغ اسلام کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ اور اس بات کی کوشش کرتی رہتی تھیں کہ وہ نور جس نے ان کے دل و دماغ کو منور کیا ہے ان کے عزیز و اقارب کی ظلمات کو بھی کافور کر دے۔

حضرت ام شریکؓ جو ایک صحابیہ تھیں۔ مخفی طور پر قریش عورتوں کو دعوت اسلام دیا کرتی تھیں۔ جب قریش کو ان کی ان مخفی کوششوں کا علم تو انہوں نے ان کو مکہ سے نکال دیا۔

(سیرۃ صحابہ' اسوہ صحابہ جلد 2 ص 122)

حضرت ام حکیم بنت الحارث کی شادی عکرمہ بن ابی جہل سے ہوئی تھی۔ آپ فتح مکہ کے دن اسلام میں آئیں۔ مگر آپ کے شوہر عکرمہ بھاگ کر یمن کی طرف جانے لگے۔ اس پر حضرت ام حکیم نے یمن کی طرف کوچ کیا۔ اور ان کو دعوت اسلام دی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ دربار نبویؐ میں حاضر ہو کر حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔

(حیاۃ صحابہ اردو جلد 1 ص 177)

دعوت الی اللہ کی کامیاب کوششوں کے سلسلہ میں حضرت عمرؓ کی بہن کا واقعہ بھی پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ جو آپ سے پہلے ایمان لائیں۔ اور بعد ازاں آپ کے ایمان لانے کا موجب بنیں۔ ان کا نام حضرت فاطمہؓ بنت خطاب تھا۔ آپ حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ اپنے شوہر حضرت سعید بن زید کے ساتھ آغاز اسلام میں ہی مسلمان ہونے کا شرف پا گئی تھیں۔ حضرت خبابؓ بن ارت آپ کو قرآن اور اسلام کی تعلیم دیتے تھے۔ ایک دن جبکہ وہ اس گھرانے کو سورۃ طہٰ جو ایک کاغذ پر لکھی ہوئی تھی پڑھا رہے تھے کہ حضرت عمرؓ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے بلکہ اسلام کے سخت دشمن تھے اور (نعوذ باللہ) نبی کریم ﷺ کے قتل کے ارادہ سے گھر سے نکلے تھے اور نعیم بن عبداللہ کے یہ کہنے پر کہ پہلے گھر کی تو خبر لو۔ تمہاری بہن اور بہنوئی بھی (جو حضرت عمر کے چچا زاد بھائی تھے) محمدؐ کے دائرہ اطاعت میں آ چکے ہیں۔ ان کے گھر آئے۔ حضرت عمرؓ

باقی صفحہ 6 پر

طب و صحت

طب و صحت کے سلسلے میں چوہوں نے اور بندروں نے اور اسی طرح گنی پگ نے انسان کی بہت مدد کی ہے۔ اگرچہ یہ مدد بالارادہ تو نہیں انہوں نے خود تو نہیں سوچا کہ وہ انسان کی مدد کریں گے لیکن انسان نے ان سے مدد حاصل کی ہے بلکہ انہیں تکلیف پہنچا کر بھی انسان اپنی طب و صحت کے لئے مدد حاصل کرتا رہا ہے۔ حتیٰ کہ گزشتہ دنوں اس بات کا بہت پراپیگنڈہ کیا جا رہا تھا کہ چوہوں اور بندروں سے انسان طب و صحت کے لئے جو راہنمائی حاصل کرتا ہے وہ چونکہ ان جانوروں کو تکلیف پہنچا کر حاصل کی جاتی ہے اس لئے زیادہ بہتر یہ ہے کہ تکلیف نہ پہنچائی جائے اور انسان جیسے کیسے بھی اس کے حالات ہوں ان میں سے خود گزرے۔ لیکن غالباً اس پراپیگنڈہ کا اس لئے زیادہ اثر نہیں ہوا کہ انسان اپنے لئے جہاں سے بھی اسے فائدہ حاصل ہو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چوہوں اور بندروں سے چونکہ اس نے فائدہ حاصل کیا ہے ان پر تجربات کر کے انسانی طب و صحت کو مفید معلومات حاصل ہوئی ہیں اس لئے یہ عمل جاری ہی رہے گا۔ اب سائنس دانوں نے یہ تجربہ کیا ہے کہ اگر چوہوں اور بندروں کو خوراک کسی قدر کم دی جائے یعنی اس ضرورت سے کسی قدر کم جو پہلے سمجھی جاتی تھی تو وہ نہ صرف زیادہ دیر تک زندہ رہتے ہیں بلکہ بعض بیماریوں سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خوراک کس قدر کم دی جائے۔ کم کا تو معیار مقرر کرنا پڑے گا۔ یہ تو نہیں کہ بتیس لقمے کھانے ہیں تو صرف ایک لقمہ کھانے دیا جائے۔ اب تجربات نے یہ بتایا ہے کہ خوراک کی کمی کی نسبت 20 اور 80 کی ہونی چاہئے۔ یعنی 80 درجے پیٹ بھر لیا جائے اور 20 درجے پیٹ خالی رہنے دیا جائے۔ چونکہ یہ تجربات انسانوں کے لئے کئے جاتے ہیں اس لئے ان تجربات میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد طبی ماہرین نے انسانوں پر بھی تجربے کئے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ 80 فی صد پیٹ بھر لیا جائے اور 20 فی صد پیٹ خالی رہنے دیا جائے تو انسانوں کی عمریں بھی بڑھ سکتی ہیں۔ اور عمر بڑھنے کے علاوہ وہ کئی بیماریوں سے نجات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اگر پوری طرح نجات حاصل نہ کریں تو کم از کم ان بیماریوں کی شدت کم ہو جاتی ہے۔ ان بیماریوں میں کینسر کا بھی نام لیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ پیٹ خالی رکھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر 80 فی صد پیٹ بھر لینے کے بعد یہ محسوس ہو کہ ابھی اور بھی کھایا جا سکتا ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہاضمہ درست ہے۔ اگر پیٹ بھر کر کھا لیا جائے تو یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ اور ویسے بھی بعض پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ انہی پیچیدگیوں کو سامنے رکھتے ہوئے ایسی مثالیں بنی ہوئی ہیں کہ ایک پنڈت نے اتنا کھایا کہ کھانے کے بعد اسے چارپائی پر ڈال کر گھر لے جانا پڑا۔ گویا کہ وہ زیادہ کھانے کے بعد چل پھر ہی نہیں سکتا تھا۔

بہر حال 20 فی صد کم کھانے کو ترجیح دی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ 20 فی صدی کم کھانے سے یہ بھی پتہ چل جاتا ہے کہ ہاضمہ درست ہے اور عمر بھی لمبی ہو جاتی ہے اور بعض بیماریوں سے یا چھٹکارا مل جاتا ہے یا ان کی شدت کم ہو جاتی ہے۔

جب ہم نے یہ ساری باتیں سنیں تو ہمیں یہ بات یاد آگئی کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کسی نے اپنا ایک طبیب حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ وہاں جا کر رہو اور ان کی اور ان کے ساتھیوں کی خدمات ادا کرو۔ کہتے ہیں کہ جلد ہی وہ طبیب واپس چلا گیا۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ واپس کیوں آئے ہو۔ تو کہنے لگا وہاں کوئی بیمار ہی نہیں ہوتا۔ جب وہ کھانا کھاتے ہیں تو بھوک رکھ کر کھاتے ہیں وہی بات ہوئی کہ 80 فی صد کھاؤ اور 20 فی صدی بھوکے رہو۔ تو اس سے واقعی بیماریوں سے بھی نجات ملے گی اور عمر بھی لمبی ہو گی۔

اس سلسلے میں ایک بات اور بھی یاد رکھنے والی ہے اور وہ یہ ہے کہ موٹاپے کا ذکر ہو رہا تھا تو ایک مستند ڈاکٹر نے بتایا کہ سارے جسم کا موٹاپا تکلیف دہ نہیں ہے یعنی اس سے کوئی پیچیدگیاں پیدا نہیں ہوتیں۔ البتہ اگر صرف پیٹ کا موٹاپا ہو تو یہ بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ عام طور پر ہم موٹے آدمی کو دیکھ کر یہ مشورہ دینے لگتے ہیں کہ کم کھاؤ ورزش کرو' اور موٹاپے پن کو دور کرو۔ یہ مشورہ ایک حد تک ٹھیک بھی ہے لیکن پوری طرح ٹھیک نہیں۔ اگر اس موٹاپے سے اسے کوئی تکلیف نہیں تو موٹاپے پن کا کیا حرج ہے۔ ہاں پیٹ کا موٹاپا ہو تو وہ بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ اور اسے کم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے بھی کم کھانا تیر بہدف علاج ہے۔

پس یاد رکھئے کہ 80 فی صدی کھانا کھا کر 20 فی صدی پیٹ بھوکا رکھنے اس سے خدا کے فضل سے آپ بیماریوں سے بھی بچیں گے اور آپ کی عمر بھی لمبی ہو گی اور اگر آپ ضرورت سے زیادہ موٹے نظر آتے ہیں تو اس موٹاپے میں بھی فرق پڑے گا۔

(ن۔س)

○○○

قناعت کا واقفین نو سے بڑا گہرا تعلق ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

قناعت کے متعلق میں نے کہا تھا' اس کا واقفین سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ بچپن ہی سے ان بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے۔ عقل اور فہم کے ساتھ اگر والدین شروع سے تربیت کریں تو ایسا ہونا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ڈینگ سیاؤپنگ کے بعد؟

چین کے عظیم رہنما ماؤزے تنگ کی وفات کے بعد چین کے افق پر ایک اور نئے ستارے نے جنم لیا تھا۔ وہ تھے جناب ڈینگ سیاؤپنگ۔ جو ماؤ کی زندگی میں تو ماؤ کے مخالف ہونے کی وجہ سے زیر عتاب رہے تھے اور اہم عہدوں سے محروم کر دیئے گئے تھے لیکن ماؤ کی وفات کے جلد بعد انہوں نے عملاً چین کا اقتدار سنبھال لیا اور اپنی ان پالیسیوں پر عمل شروع کر دیا جن کے ماؤزے تنگ مخالف تھے۔ ڈینگ سیاؤپنگ نے چین کے کیونزم میں مغربی سرمایہ دارانہ نظام کے بعض اجزاء شامل کر کے اسے طویل زندگی عطا کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ روس میں کیونزم ختم ہونے کے باوجود چین میں ختم نہیں ہو سکا اگرچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ چین کا حالیہ نظام کیونزم ہے ہی نہیں۔

مسٹر ڈینگ سیاؤپنگ نے جلد ہی ملک کے غیر متنازعہ لیڈر کی حیثیت اختیار کر لی تھی۔ اور جب آج سے کئی سال پیشتر وہ پیرانہ سالی کی وجہ سے عملاً کاروبار حکومت سے الگ بھی ہو گئے تب بھی ان کی ذات کو غیر متنازعہ محبوب لیڈر کی حیثیت حاصل رہی۔ اور چین کے حکمران انہی کی ہدایات پر عمل کرتے رہے۔

92 سال کی عمر میں گزشتہ دنوں ڈینگ سیاؤپنگ کی وفات کے بعد چین میں اقتدار کی کشمکش دوبارہ شروع ہونے کا خطرہ ہے۔

اب جبکہ وہ اس دنیا میں نہیں ہیں تو چین کو دو اہم ترین مسائل درپیش ہیں۔ ہانگ کانگ پر دوبارہ قبضہ کے بعد پیش آنے والی صورت حال اور یکم مارچ کو چین کے مرکزی قانون ساز ادارہ کا سالانہ اجتماع جو اقتصادی اصلاحات پر نظر ثانی کرے گا۔

اسی سال چین کی ٹاپ لیڈر شپ کے قریباً نصف افراد یا تو ریٹائر ہو جائیں گے اور یا ان کے عہدوں میں تبدیلی عمل میں آ جائے گی۔ لیکن اس موقعہ پر ڈینگ کی وفات نے صورت حال کو پیچیدہ بنا دیا ہے۔ کیونکہ اس موقعہ پر اگر ٹاپ لیڈر شپ میں کسی قسم کے اختلافات پیدا ہوئے تو خطرہ ہے کہ بعض لیڈروں کو سیاسی منظر نامے سے ہٹا دیا جائے گا۔

اس وقت مسٹر ڈینگ سیاؤپنگ کے سیاسی جانشین کے طور پر صدر جیانگ زیمن کرسی اقتدار پر فائز ہیں۔ وہ چین کے صدر بھی ہیں اور کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ بھی۔ اگرچہ ان کو چین کی سربراہی سنبھالے سات برس گزر چکے ہیں اور ملکی نظام پر ان کی گرفت مضبوط ہے۔ لیکن ان کو بعض ایسے خفیہ چیلنج بھی درپیش ہیں جو ان کی حکمرانی کی راہ میں رکاوٹیں ڈال سکتے ہیں۔

ان کا ایک اہم مخالف طبقہ وہ ہے جسے قدامت پسند طبقہ کہا جاتا ہے۔ یہ روایتی کیونزم کا حامی ہے اس لئے چینی نظام میں سرمایہ داری پر مبنی اصلاحات کو سست کرنے اور چین کے مغربی ممالک سے میل ملاپ کا بھی مخالف ہے۔

مسٹر ڈینگ نے جو اقتصادی تبدیلیاں کی تھیں ان کا ایک منفی نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے کہ چین میں بے روزگاری کے مسئلہ نے سر اٹھا لیا ہے اور آئے دن اس پر شور و غوغا بلند ہوتا رہتا ہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ڈینگ کی وفات کے بعد ان کی اقتصادی اصلاحات پر ہونے والا منفی تبصرہ زیادہ قوت پکڑ جائے گا جس کا نتیجہ ان اقتصادی اصلاحات پر عمل درآمد میں تاخیر کی صورت میں سامنے آئے گا۔

لیکن یہ بھی امکان ہے کہ ڈینگ کی وفات سے جو ہمدردی کی لہر اٹھی ہے وہ ان کی اصلاحات کو زیادہ کامیابی دلا دے۔ اس صورت میں ڈینگ کے حامیوں کے سربراہ نیشنل پیپلز کانگرس کے چیف کیاؤشی زیادہ مضبوط ہو کر مخالفوں کو خاموش کرا سکیں گے۔

حالیہ دور میں بھی ممکن نظر آ رہا ہے کہ صدر جیانگ زیمن اپنے اس حریف کو سیاسی میدان سے نکال باہر کریں۔ اور مسٹر کیاؤشی قانون ساز ادارے کی سربراہی چھوڑنے پر مجبور کر دیئے جائیں۔ اس صورت میں مسٹر کیاؤشی کو ایک اور اہم عہدہ پیش کیا جائے گا۔ یہ ہے پارٹی کے وائس چیئرمین کا عہدہ یعنی جیانگ زیمن کے نائب کا جو کئی سال سے خود ساختہ طور پر پارٹی کے صدر بنے ہوئے ہیں۔ تاہم تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ مسٹر ڈینگ کے یہ مدمقابل صدر کے عہدے کو چیلنج کئے بغیر اپنا مقام بنانے میں بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ یعنی ان کو آسانی سے ملک کے دوسرے اہم آدمی کا کردار حاصل ہو سکتا ہے۔

ایک اور اہم لیڈر وزیر اعظم مسٹر لی پنگ ہیں مسٹر ڈینگ کی وفات ان کے اقتدار کا چراغ بھی گل کر سکتی ہے۔ مارچ 1998ء میں دو سال کی ٹرم گزارنے کے بعد وہ مستعفی ہو سکتے ہیں۔

مغربی تجزیہ نگاروں کی دلی خواہش ہے کہ کسی نہ کسی طور پر 1989ء میں برپا ہونے والی جمہوری بغاوت کو کچلنے کا معاملہ زیر بحث لایا جائے۔ وزیر اعظم لی پنگ نے طلباء اور دیگر عام لوگوں کی جمہوریت کے لئے بغاوت کو سختی سے کچل دیا تھا۔ مغربی ممالک نے اس بغاوت سے بڑی امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں۔ لیکن چین کی حکومت نے جس بے رحمی سے اس بغاوت کو کچلا تھا اس نے مغربی تجزیہ نگاروں کی امیدوں کو بھی کچل کر رکھ دیا تھا۔

چین کی صورت حال بتاتی ہے کہ 1989ء کی بغاوت کو کچلنے کا موضوع زیر بحث آنا خاصا مشکل ہے۔ کیونکہ یہ بات واضح ہے کہ اگرچہ وزیر اعظم لی پنگ پر اس کو کچلنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ مگر فی الحقیقت چین کی تمام لیڈر شپ اس کو کچلنے کے حق میں تھی۔ ورنہ اس زوردار بغاوت کو کچلنا آسان نہ ہوتا۔

مغربی تجزیہ نگاروں کی یہ بھی خواہش ہے کہ اصلاح پسند پارٹی کے سربراہ زاؤ زیانگ کے قوت پکڑنے کا کوئی راستہ نکل سکے جو چین میں اقتدار کی کشمکش کے دوران شکست کھا گئے تھے۔

ایک اور شخصیت جس کے بارے میں قیاس آرائی کی جارہی ہے کہ شاید وہ آگے آ جائیں وہ ہیں یانگ شانگ کن جو ماضی میں فوج کی اہم شخصیت تھے۔ اور جو بزرگ نسل میں سب سے زیادہ عمر رسیدہ بھی ہیں۔ مگر بظاہر ان کے قوت پکڑنے کے امکانات بھی کم ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

کے قدموں کی آہٹ پا کر حضرت خبابؓ تو چھپ گئے۔ مگر حضرت عمرؓ کے کانوں میں قرآن کی آواز پڑ چکی تھی۔ پوچھا۔ سنا ہے تم دونوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اختیار کر لی ہے۔ اور اس کے دین میں داخل ہو گئے ہو۔ یہ کہہ کر بہنوئی سے دست و گریبان ہوئے۔ حضرت فاطمہؓ بچانے کو آگے بڑھیں تو ان کا بھی سر پھوڑ ڈالا۔ اس حال میں ان کی زبان حق سے نکلا۔ اے عمر سنو۔ تم جو چاہو کرو۔ لیکن اب اسلام ان دلوں سے نہیں نکل سکتا۔ ان الفاظ میں نہ جانے کیا جادو تھا جو سر چڑھ کر بولا۔ اور حضرت عمر کے دل کو نرم کر گیا۔

بہن کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھا۔ سر سے بہتا خون دیکھ کر بہت شرمندہ ہوئے۔ اور کہا۔ لاؤ میں دیکھوں تم لوگ کیا پڑھ رہے تھے۔ بہن نے اس اندیشہ سے کہ یہ کاغذ لے کر ان کی بے ادبی نہ کریں۔ یا لے کر واپس نہ کریں انکار کر دیا۔ جب حضرت عمرؓ کا اصرار بڑھا تو فرمانے لگیں۔ بھائی تم شرک کے سبب نجس ہو۔ اور اس کلام پاک کو نجس ہاتھ نہیں لگ سکتے۔ اس لئے پہلے نہا لو۔ حضرت عمرؓ نے اسی وقت غسل کیا۔ جب نہا کر فارغ ہوئے تو بہن نے قرآن کریم کے اجزاء سامنے لا کر رکھ دیئے۔ حضرت عمرؓ پڑھتے جاتے تھے۔ اور قلب و نظر سے کفر کے تاریک پردے سرکتے جا رہے تھے۔

آخر کار بہن کی مظلومیت' دعوت الی اللہ کا دلنشین انداز اور قرآن پاک کا حسن دلفریب انہیں اسلام کا شیدائی بنا گیا۔ اور ان کی زبان سے بے اختیار نکلا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(اسد الغابہ جلد 4۔ ص 54۔55 سیرت ابن ہشام)

حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے اپنے غلام کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے باوجود ہر قسم کی ترغیب کے انکار کیا تو فرمایا۔ مذہب میں جبر نہیں۔

(کنزالعمال جلد 5 ص 49)

آپ نے حکام کو ہدایت دے رکھی تھی کہ جنگ سے پہلے محاسن اسلام پیش کئے جائیں۔ شریعت بیضاء کی طرف دعوت دی جائے۔ نیز یہ ہدایات بھی دیں کہ اپنے آپ کو مجسم اخلاق بنائیں۔ یہ اخلاقی تفوق کا نتیجہ تھا کہ رومی سفیر اسلامی کیمپ میں آیا تو سادگی و خاکساری دیکھ کر خود بخود مسلمان ہو گیا۔ مصر کا ایک رئیس مسلمانوں کے حالات سن کر اسلام کا گرویدہ ہو گیا۔ اور دو ہزار کی نفری کے ساتھ حلقہ اسلام میں آ گیا۔

(سیر صحابہ جلد ۱ ص 146)

وہ عربی قبائل جو عراق و شام میں آباد تھے حضرت عمرؓ کو ان لوگوں میں تبلیغ کا خاص خیال تھا۔ چنانچہ آپ کی توجہ سے اکثر قبائل حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

OOO

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 9۔مارچ 1997ء

12-00	(رات) جرمن پروگرام۔
1-00	اردو کلاس (نیا)۔
2-00	تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
3-00	بچوں کی ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (8-3-97) (دوبارہ)
4-00	چینی زبان سیکھئے۔
4-30	حکایات شیریں۔
5-00	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05	تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30	چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت سیکھیں۔
6-00	لقاء مع العرب۔
7-00	کینیڈین ڈسک۔
8-00	صبح۔اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00	چینی زبان سیکھئے۔
10-00	بچوں کی ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (8-3-97) (دوبارہ)۔
11-00	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05	تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30	چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت کرنا سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
12-00	(دوپہر) سرائیکی پروگرام۔خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
1-00	تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
1-45	لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50	اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50	بنگالی پروگرام۔
5-00	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05	تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30	چینی زبان سیکھئے۔
6-00	مجلس سوال و جواب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع محمود ہال لندن (15-2-97)۔
7-30	رات۔ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 397-9۔
8-30	اراؤنڈ دی گلوب۔ موروسندھ میں ایک نمائش۔
9-00	لقاء مع العرب۔
10-00	البانین پروگرام۔
11-00	اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05	تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30	چلڈرنز کارنر۔بچوں کا مشاعرہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ یکم مارچ 1997ء

12-00 رات-جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 طبی معاملات-از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
2-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ- 28-2-97 (دوبارہ)-
4-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن- یو- کے- 28-2-97 (دوبارہ)-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 بیت بازی بکھاریاں بمقابلہ میرپور خاص (دوبارہ)-
8-00 صبح-اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر- مولانا سلطان محمود انور اداره (امامت)-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 28-2-97 (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
12-00 دوپہر-خطبہ-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن 28-2-97 (دوبارہ)-
1-00 طبی معاملات-از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب-
1-45 لقاء مع العرب-
2-50 اردو کلاس-(دوبارہ)-
3-50 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
7-00 مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- محمود ہال- لندن- 1-2-85-
7-30 رات- بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 1-3-97-
8-30 کینیڈین ڈسک-
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
10-00 عربی پروگرام- تشریح کلام الٰہی-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-آیئے عبادت کرنا سیکھیں-

اتوار 2-مارچ 1997ء

12-00 رات-جرمن پروگرام-
1-00 اردو پروگرام-(نیا)-
2-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
3-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 1-3-97 (دوبارہ)-
4-00 چینی زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں-(نیا)-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-آیئے عبادت کرنا سیکھیں-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کینیڈین ڈسک-
8-00 صبح-اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں-
10-00 بچوں کی ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 1-3-97 (دوبارہ)-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-آیئے عبادت کرنا سیکھیں-
12-00 دوپہر-سرائیکی پروگرام-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
2-50 اردو کلاس-(دوبارہ)-
3-50 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 مجلس سوال و جواب- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع محمود ہال لندن- (23-2-97)-
7-00 رات-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 2-3-97-
8-00 اراؤنڈ دی گلوب- ہڑپہ کے متعلق ڈاکو منٹری-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 البانین پروگرام-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-پروگرام امامت کے متعلق ازواقفین نو-

پیر 3- مارچ 1997ء

12-00 رات-جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 کوئز-ربوہ بمقابلہ کراچی-بمقابلہ ملتان-
2-30 درس کلام الٰہی (نمبر16) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-(1995ء)
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 پروگرام امامت-ازواقفین نو (دوبارہ)-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکو منٹری ہڑپہ (دوبارہ)-
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- پروگرام امامت (دوبارہ)-
12-00 (دوپہر) درس کلام الٰہی (نمبر16)(1995) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس (دوبارہ)-
4-00 بنگالی پروگرام-
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 نارویجین زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
7-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس-از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (3-3-97)-
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- آل کراچی بیڈ منٹن ٹورنامنٹ-
9-00 لقاء مع العرب (نیا)-
10-00 ترکی پروگرام-
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری جلال دین صاحب (آف وہاڑی) عرصہ تین چار سال سے جوڑوں کی دردوں کی وجہ سے صاحب فراش ہیں اور 2 سال سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔

اسی طرح مکرم چوہدری جلال دین صاحب (آف وہاڑی) بھی سات آٹھ ماہ سے پراسٹیٹ میں کینسر کے اپریشن کے بعد سے گھٹنے میں خرابی کی وجہ سے زیادہ چلنے پھرنے سے معذور ہیں احباب سے ہر دو کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ عزیزہ طاہرہ رفیق صاحبہ بنت مکرم رفیق احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور کا نکاح مکرم رضوان احمد صاحب ابن مکرم ظفر احمد صاحب ساکن چک نمبر 23/DNB تحصیل یزمان ضلع بہاولپور کے ساتھ -/37000 روپے حق مہر پر 11- فروری 97ء کو محترم شفیق الرحمان اطہر صاحب مربی ضلع بہاولپور نے احمد پور شرقیہ میں پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم اخلاص احمد صاحب ابن مکرم بشارت احمد وحید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 7 فروری 97ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحب نے آفاق احمد نام عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد کا پڑپوتا ہے۔ نومولود کو سانس کی تکلیف ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو کامل شفاء عطا کرے اور سعادت مند و خادم دین بنائے۔

بازیافتہ گھڑی

○ ایک عدد گھڑی اقصیٰ روڈ سے ملی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر دفتر صدر عمومی سے حاصل کر سکتا ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

گمشدگی پاسپورٹ

○ مکرمہ رشیدہ بشیر صاحبہ نثار منزل مکان 31/10 دارالیمن شرقی ربوہ فون نمبر 211099 کا پاسپورٹ گم ہو گیا ہے۔ جس کسی کو ملا ہو براہ مہربانی صدر عمومی کے دفتر پہنچا دیں۔

امداد مستحق مریضان

○ مستحق مریضوں (جو علاج معالجہ کی طاقت نہیں رکھتے) پر کثیر اخراجات ہو رہے ہیں۔ بیشتر اخراجات صدر انجمن احمدیہ کرتی ہے تاہم مخیر حضرات کے عطیات بھی کافی ممد ہوتے ہیں۔ لہذا مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر محدود وسائل والے مریضوں کی مدد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

اور شادابی دکھا سکیں تو لوگ ان پر لٹو ہو جائیں اور وہ لوگ جو دنیا میں شہرت حاصل کئے ہوتے ہیں ان کے سامنے ماند پڑ جائیں یعنی دنیا میں ایسے لوگ پیدا ہوتے ہیں کہ جن کو اگر کام کرنے موقع ملتا اور وہ کچھ کر کے دکھا سکتے تو بڑے بڑے مشہور لیڈر اور شہرت یافتہ لوگ ان کے سامنے حقیر ہو جاتے۔ مگر شہرت پانے والوں اور ان میں فرق یہ ہے کہ ان کو کام کرنے کا موقع نہ ملا اور دوسروں کو موقع مل گیا اس لئے یہ تو زمین میں پوشیدہ پڑے رہے اور وہ آسمان کے ستارے بن گئے۔

(از خطبہ 17- اگست 1923ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 28 - فروری - 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور کے وسط میں مال روڈ پر مسجد شہداء میں نمازیوں پر فائرنگ اور ریلوے اسٹیشن پر روٹ نمبر 12 کی ویگن میں بم دھماکہ کے نتیجے میں 7- افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ مسجد شہداء میں فائرنگ سے تین افراد ہلاک ہوئے۔ جبکہ دھماکہ میں زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ مسجد شہداء میں فائرنگ کرنے والے دو ملزم موٹر سائیکل پر سوار تھے۔ زخمیوں میں مال روڈ ٹریڈرز ایسوسی ایشن کے چیئرمین حاجی طیب بھی شامل ہیں۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ پاک بھارت مذاکرات جلد شروع ہوں گے۔ کشمیر سمیت تمام مسائل ہمہ گیر اور بامعنی مذاکرات سے ہی حل ہو سکتے ہیں۔ دو طرفہ تجارت کا بھی فروغ چاہتے ہیں۔ مگر ایسا اسی وقت ممکن ہے جب مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں حل کر لیا جائے انہوں نے یہ باتیں ایک بھارتی ہفت روزے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہیں۔

○ 20 سال کے بعد جمعہ 28 فروری کو ملک بھر میں تعطیل نہیں ہوئی تمام سرکاری و نجی ادارے، تعلیمی ادارے کھلے رہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ نواز شریف کی قرضہ اتارو سکیم پر ملک بھر میں مثبت عوامی ردعمل دیکھنے میں آیا ہے۔ تاہم اگر اس سکیم پر بہت ہی زبردست عوامی ردعمل ہو تب بھی ملکی قرضوں پر اس کا معمولی اثر پڑے گا۔ حکومت اس سے حب الوطنی کے اظہار اور قوم کا حوصلہ بڑھانے کے سوا کچھ اور حاصل نہیں کر سکے گی۔

○ پاکستان اور بھارت کے درمیان اگرچہ تعلقات بہتر بنانے کی باتیں ایک دفعہ پھر سننے میں آ رہی ہیں مگر سیاسی مبصرین اس بارے میں بہت زیادہ پر امید نہیں ہیں۔ بی بی سی کا کہنا ہے کہ دونوں ممالک کی انٹیلی جنس ایجنسیاں باہمی دوستانہ تعلقات کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔

○ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ نواز شریف کے بہت قریبی افراد بھی وزارت سے محروم رہیں گے۔ کابینہ کے ارکان کی تعداد 15 سے تجاوز نہیں کرے گی۔ کابینہ کی تشکیل میں آٹھ دن اسی لئے لگے۔ وزیر خارجہ اور وزیر خزانہ دونوں خوب سوچ سمجھ کر رکھے گئے ہیں کیونکہ وہ قومی سلامتی کونسل میں بیٹھیں گے۔ کابینہ کی تشکیل میں کوئی امریکی دباؤ نہیں تھا۔

○ پنڈی بھٹیاں کے قریب دو بسوں کی ٹکر میں 5- افراد ہلاک اور 100 کے قریب زخمی ہوئے' سون سکیسر سے لاہور آنے والی اور لاہور سے پنڈی بھٹیاں جانے والی گاڑیاں سامنے سے ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں۔ ہلاک ہونے والوں میں دونوں ڈرائیور ایک عورت اور دو مسافر شامل ہیں۔

○ وائس آف جرمنی نے بتایا ہے کہ کابینہ کے اعلان سے بازار حصص میں کوئی ہلچل نہیں ہوئی۔ اس بارے میں اہم بات یہ بھی ہے کہ ابھی تک وزیر دفاع کے عہدے کا اعلان نہیں کیا گیا۔ حالانکہ وزیر دفاع ان چار وزراء میں شامل ہے جو ملک کی 10 رکنی دفاعی و قومی سلامتی کونسل کا حصہ ہیں۔

○ سابق وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے وزیر اعظم نواز شریف کو خبردار کیا ہے کہ وہ بھارت سے ہوشیار رہیں۔ بھارت نے ہمیشہ چھوٹے موٹے مسائل حل کرنا چاہا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ مسئلہ کشمیر کو اولیت دیں۔

○ عازمین حج کی روانگی کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ عازمین کی روانگی 10 مارچ سے شروع ہو گی۔ مکہ میں رہائش گاہوں سے حرم شریف تک مفت ٹرانسپورٹ مہیا کی جائے گی۔

○ فرقہ پرستوں اور اشتہاری مجرموں کے خلاف آپریشن تیسرے روز بھی جاری رہا۔ ہزاروں افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ گرفتار ہونے والے 21 سو افراد میں سے 580 کا تعلق مذہبی جماعتوں سے ہے۔ بری شہرت رکھنے والے افراد بھی حراست میں لے لئے گئے ہیں۔ لاہور سے 127' گوجرانوالہ سے 498' راولپنڈی سے 234' سرگودھا سے 110' فیصل آباد سے 46' اور ڈی جی خان ڈویژن سے 70- افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ سب سے زیادہ گرفتاریاں گوجرانوالہ ڈویژن میں ہوئیں۔

○ ایٹمی پروگرام کے خلاف سازش کے ضمن میں امریکی سی آئی اے کے اسلام آباد میں اڈے کا انکشاف ہوا ہے۔ واشنگٹن پوسٹ کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے نیوکلیئر پلانٹ کے ارد گرد خطرات کے بادل تیزی سے منڈلا رہے ہیں۔ امریکی انتظامیہ یہودی لابی کے زیر اثر اس پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے امریکہ کے معروف روزنامے کا کہنا ہے کہ اسلام آباد میں سی آئی اے نے اپنا بیس کیمپ قائم کر رکھا ہے۔ اس مقصد کے لئے اسلام آباد میں محفوظ مقامات حاصل کر لئے گئے ہیں۔

○ کراچی کا ایوان صنعت و تجارت وزیر اعظم کی مہم کے لئے بیرون ملک وفود بھیجے گا۔ سمندر پار پاکستانیوں کو "قرضہ اتارو ملک سنوارو" مہم میں شرکت اور سرمایہ کاری کے لئے آمادہ کیا جائے گا۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ایف آئی اے کے کردار کے بارے میں ماضی میں جو تاثر پیدا ہوا تھا کہ اس کے ذریعے ہر شریف آدمی کی پگڑی اچھالی جاتی ہے یہ دور ہونا چاہئے۔ انہوں نے گزشتہ روز وزارت داخلہ اور انسداد منشیات کے سیکرٹریوں اور محکموں کے سربراہوں کے ساتھ ملاقات میں حکومت کی ترجیحات واضح کیں۔

○ گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم نے کہا ہے کہ حکومت نے مذہبی جماعتوں کی کانفرنس بلا لی ہے۔ ان پر پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔ ایران سے تعلقات کی حفاظت کی جائے گی۔ ملتان کے شہداء کا خون رائیگاں نہیں جانے دیا جائے گا۔

○ امریکہ نے پاکستانیوں پر ویزے کی پابندی لگانے کی دھمکی دے دی ہے۔ امیگریشن والوں کی ملی بھگت سے بڑی تعداد میں پاکستانی امریکہ پہنچ گئے ہیں۔ 32- افراد کو واپس کر دیا گیا ہے۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ ہم نے ایف آئی اے کے حکام سے متعدد بار شکایت کی ہے مگر وہ خود اس میں ملوث ہیں۔

○ امریکی معاون وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے کہا ہے کہ پاکستان کو بڑے پیمانے پر امریکی اقتصادی امداد کی بحالی کا کوئی امکان نہیں۔ انہوں نے پاکستان کی اقتصادی صورت حال پر تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اس قابل نہیں ہے کہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے ساتھ کئے گئے وعدوں خاص طور پر اپنا خسارہ کم کرنے کے اقدامات کے بارے میں اپنی یقین دہانیوں کو پورا کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ اس علاقے کا بنیادی مسئلہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان اور بھارت اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے کسی ایک سمجھوتے پر متفق ہو جائیں۔

○ لاہور میں تجاوزات ہٹانے کا کام سیاسی اثر و رسوخ کی بناء پر ایک بار پھر ملتوی کر دیا گیا۔ لاہور میں اس وقت پانچ ہزار ناجائز تعمیرات اور 20 ہزار تجاوزات میں سیاسی عناصر کی سفارش پر تجاوزات مسمار کرنے کا پروگرام منسوخ کر دیا گیا۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی نے آئندہ بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔

○ امریکی دفتر خارجہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر نے الطاف حسین کی رہائش گاہ "نائن زیرو" جو ایم کیو ایم کا ہیڈ کوارٹر سمجھی جاتی ہے پر ایم کیو ایم کے رہنماؤں سے ملاقات کی۔ ملاقات میں ملک کی سیاسی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

○ قرض اتارو مہم میں ملک کے ہر طبقے سے افراد بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ بینکوں میں رقوم جمع کرانے والوں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں۔ لاکھوں ڈالر اور کروڑوں روپے جمع ہو چکے ہیں۔ رقوم جمع کرانے والوں میں ننھے منے بچے بچوں سے لے کر اساتذہ' وکلاء' سیاستدان' سماجی تنظیمیں' بینک ملازمین سرکاری و غیر سرکاری ادارے شامل ہیں۔ پی آئی اے نے 10 لاکھ ڈالر' پاک لیدر کرافٹ لیمیٹڈ نے ایک لاکھ ڈالر' مسلم لیگ وومن ونگ نے 3 ہزار ڈالر' گجرات کے صنعت کاروں کی طرف سے 50 لاکھ کا اعلان کیا گیا ہے۔ آزاد کشمیر کلرک ایسوسی ایشن کی طرف سے ڈیڑھ کروڑ' فاطمہ میموریل کی طرف سے اڑھائی لاکھ' ملتان پریس کلب کی طرف سے 5 ہزار اور بچوں کی طرف سے 13 سو روپے جمع کروائے گئے ہیں۔

○ ایرانی وزیر خاجہ نے پاکستان کا دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ سانحہ ملتان کی تحقیقات کے لئے نائب وزیر خارجہ کی زیر قیادت ایرانی وفد اسلام آباد پہنچے گا۔ وزیر موصوف خانہ فرہنگ میں دہشت گردی کے معاملے پر پاکستان کے وزیر خارجہ اور وزیر داخلہ سے مذاکرات کریں گے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پنجاب میں امن و امان پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔

خوشخبری
ٹرپل جارجٹ کے ان سلے برقعے اور جاپانی سوٹ
صرف -/350 روپے میں
اکبر احمد مکان نمبر 32/4
دارالصدر غربی ربوہ۔ حلقہ قمر ملحقہ کوٹھی
حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون : 212866

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔ 212855
کوٹھی نمبر 1 محلہ دارالعلوم غربی ربوہ۔ 212755
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029
گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد
فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال
مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد
نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ
پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065